"سماک بن حرب" کی پینتیس (۳۵) محدثین سے توثیق اور اقوال جرح کا جائزہ

إزالة الكرب

عن توثيق

سماك بن حرب

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی۔

www.KitaboSunnat.com

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

Islamic Information Centre

Gala No.6, Swastik Chambers, Below Kurla Nursing Home, Pipe Road, Kurla (W), Mumbai - 400070

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

''سماک بن حرب'' کی پینتیس (۳۵) محدثین سے توثیق
اور اقوال جرح کا جائزہ

إزالة الكرب

عن توثيق

سماک بن حرب

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

”سماک بن حرب بن أوس بن خالد بن نزار“ بخاری شواہد، مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔
یہ ثقہ ہیں محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ چنانچہ آگے ہم پینتیس (۳۵) محدثین سے ان کی توثیق پیش کریں گے ان شاءاللہ۔

صرف عکرمہ سے ان کی روایت پر جرح کی گئی ہے اور بعض نے اخیر میں ان کے حافظہ کو متغیر بتلایا ہے۔ لہٰذا ان کی جو روایات عکرمہ کے علاوہ دیگر رواۃ سے ہیں اور ابتدائی زمانہ کی ہیں وہ بلاشک وشبہ صحیح ہیں اور ان روایات میں یہ ثقہ ہیں۔

سب سے پہلے ہم سماک سے متعلق جرح کے اقوال کا جائزہ لیتے ہیں اس کے بعد اخیر میں ہم پینتیس (۳۵) محدثین سے ان کی توثیق پیش کریں گے۔

اقوال جارحین

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۳) نے کہا:

”سماک ليس بالقوى و كان يقبل التلقين“

”سماک بہت زیادہ قوی نہیں ہیں اور یہ تلقین کو قبول کرتے تھے۔“ [سنن النسائی الکبری:۳/۲۳۱]۔

اور ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں:

”فسماک بن حرب ليس ممن يعتمد عليه إذا انفرد بالحديث لأنه كان يقبل التلقين“

”سماک بن حرب جب کسی روایت کے بیان میں منفرد ہوں تو ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ تلقین کو قبول کرتے تھے۔“ [سنن النسائی الکبری :۲/۲۵۱]۔

عرض ہے کہ امام نسائی متشددین میں سے ہیں جیسا کہ امام ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے دیکھئے: [ميزان الاعتدال للذهبی:۱/۴۳۷، مقدمة فتح البارى لابن حجر: ص: ۳۸۷]۔

لہٰذا موثقین کے مقابلہ میں ان کی تضعیف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

علاوہ بریں امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی جرح کا سبب یہ بتلایا ہے کہ یہ تلقین قبول کرتے تھے اور دیگر محدثین نے تلقین قبول کرنے والی بات کی تفصیل یہ بتلائی ہے کہ یہ عکرمہ سے روایت کرتے وقت تلقین قبول کرتے تھے چنانچہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شعبۃ بن الحجاج رحمہ اللہ (المتوفی:۱۶۰) نے کہا:

حدثني سماك، أكثر من كذا وكذا مرة، يعني حديث عكرمة: إذا بنى أحدكم فليدعم على حائط جاره، وإذا اختلف في الطريق وكان الناس ربما لقنوه فقالوا: عن ابن عباس؟ فيقول: نعم، وأما أنا فلم أكن ألقنه.

سماک نے مجھ سے عکرمہ کی یہ روایت "**إذا بنى أحدكم فليدعم على حائط جاره، وإذا اختلف في الطريق**" کئی بار بیان کی ہے اور لوگ بسا اوقات انہیں تلقین کرتے اور کہتے **عن ابن عباس؟** یعنی کیا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؟ تو سماک کہتے: ہاں۔ لیکن میں نے انہیں کبھی تلقین نہیں کی۔[الضعفاء الكبير للعقيلي:۱۷۸/۲، واسناده حسن]۔(۱)

قاضی شریک بن عبداللہ النخعی (المتوفی:۱۷۷ أو ۱۷۸) نے بھی یہی بات کہی ہے کما سیاتی۔ دیکھئے: ص ۶، ۷۔

امام شعبہ اور شریک رحمہما اللہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ تلقین قبول کرنے والی جو جرح ہے اس کا تعلق عکرمہ والی سند سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی محدثین نے خاص عکرمہ ہی سے سماک کی روایت کو مضطرب بتلایا ہے کما سیاتی۔ لہٰذا اسے ہر جگہ عام کرنا اور اس کی وجہ سے انہیں مطلق ضعیف قرار دینا یہ امام نسائی رحمہ اللہ کا تشدد ہے جو قابل قبول نہیں۔

---

(۱) اس قول کی سند حسن ہے، امام عقیلی کے استاذ محمد بن موسیٰ یہ "محمد بن موسیٰ بن حماد البربری" ہیں۔ کیونکہ امام عقیلی جب اپنے استاذ کی جگہ محمد بن موسیٰ کہتے ہیں تو اس سے مراد "محمد بن موسیٰ بن حماد البربری" ہوتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ المفضل بن غسان کے طریق میں بھی امام عقیلی نے اپنے استاذ کو متعدد بار محمد بن موسیٰ بتلایا ہے مثلاً دیکھئے: [الضعفاء الكبير للعقيلي:۳۳۶/۳]۔ اور بعض دفعہ اس طریق میں ان کا پورا نام محمد بن موسیٰ بن حماد البربری بتلایا ہے، مثلاً دیکھئے: [الضعفاء الكبير للعقيلي:۱۱٤/۲]۔

اور یہ صدوق ہیں۔ امام ذہبی نے "**الإمام، الحافظ، الباهر**" کہا ہے۔[سير أعلام النبلاء للذهبي:۹۱/۱٤]۔ امام حاکم نے ان کی روایت کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے تائید کی ہے دیکھیں: [المستدرك للحاكم مع تعليق الذهبي:۳۷/۳]۔ امام دارقطنی نے **ليس بالقوى** کہا ہے لیکن یہ جرح قادح نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اس کی پوری تفصیل اپنی کتاب یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ: ص:۶۳۴ تا ۶۳۵ میں پیش کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۵۶) نے کہا:

”سماک بن حرب وھو ضعیف یقبل التلقین“

”سماک بن حرب، یہ ضعیف ہیں، تلقین قبول کرتے ہیں۔“[المحلی لابن حزم:۹/۳۹۱]۔

عرض ہے کہ یہاں پر وہی بات ہے جسے امام نسائی کے قول کے تحت پیش کیا گیا بلکہ خود ابن حزم نے کہا:

”سماک بن حرب ضعیف یقبل التلقین شهد علیه بذلک شعبة“

”سماک بن حرب ضعیف ہیں یہ تلقین قبول کرتے تھے جیسا کہ شعبہ نے اس کی شہادت دی ہے۔“[المحلی لابن حزم:۷/٤٥٢]۔

عرض ہے کہ امام شعبہ کی شہادت صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے کما مضٰی۔ لہٰذا اسے عام مان کر سماک کو علی الاطلاق ضعیف بتلانا درست نہیں ہے۔

درج ذیل اقوال سے تضعیف ثابت نہیں ہوتی

❁ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی:۱۶۱) سے منقول ہے:

”سماک بن حرب ضعیف“

”سماک بن حرب ضعیف ہے“[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:٤/٥٤١ واسناده ضعیف]۔

اس قول کی سند ضعیف ہے۔کیونکہ اس کی سند میں ”محمد بن خلف بن عبدالحمید“ مجہول ہے۔

لیکن امام یعقوب بن شیبہ نے زکریا بن عدی کے حوالہ سے یہ قول نقل کیا ہے اور اس میں سفیان ثوری کا حوالہ چھوٹ گیا ہے۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس قول کی کوئی اصل ہے[تهذیب الکمال للمزی: ۱۲/۱۲۰ نقله عن یعقوب ۔ نیز دیکھیں:التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید:۱٦/٤١]۔

اور حقیقت میں یہ قول سفیان ثوری ہی کا ہے جیسا کہ ابن عدی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ابن عدی کی سند گرچہ ضعیف ہے لیکن حافظ یعقوب بن شیبہ کے نقل سے اس کے اصل کی تائید ہوتی ہے لہٰذا دونوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ سفیان ثوری ہی کا قول ہے۔دیکھئے:[تنقیح التحقیق لابن عبد الهادی بتحقیق سامی:۱/٤٨ حاشیه نمبر٥]۔

لیکن سفیان ثوری کی اس تضعیف سے مراد معمولی درجے کی تضعیف ہے جیسا کہ انہیں سے ایک دوسرا قول منقول ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیان ثوری سماک میں معمولی درجہ کا ضعف مانتے تھے چنانچہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام عجلی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۶۱) نے کہا:

"وكان سفيان الثوري يضعفه بعض الضعف"

"سفیان ثوری ان کے اندر کچھ ضعف بتلاتے تھے۔" [تاريخ الثقات للعجلي: ص:۲۰۷ بدون سند]۔

دوسری طرف سفیان رحمہ اللہ نے یہ کہا:

"ما يسقط لسماك بن حرب حديث"

"سماک بن حرب کی کوئی حدیث ساقط نہیں۔" [تاريخ بغداد، مطبعة السعادة:۲۱٤/۹ واسناده صحيح]۔

اوراس کا مطلب یہی ہے کہ سفیان ثوری کے نزدیک سماک بن حرب ثقہ ہیں جیسا کہ معدلین کے اقوال میں نمبر (۲) کے تحت مزید تفصیل آرہی ہے دیکھئے : ص ۱۷۔

اوراس توثیق کی روشنی میں ان کی تضعیف کی تفسیر یہی کی جائے گی کہ اس سے معمولی درجے کا ضعف مراد ہے جیسا کہ امام عجلی نے صراحتا یہی بات ان کے حوالہ سے نقل کی ہے، کما مضٰی۔

یا پھر یہ کہ اس سے مراد بعد میں ان کا مختلط ہونا ہے جیسا کہ حافظ یعقوب نے اس قول کی یہی تفسیر کی ہے لیکن انہوں نے اسے سفیان ثوری کے شاگرد ابن المبارک کی طرف منسوب کردیا ہے جوکہ سہو ہے۔جیسا کہ وضاحت کی گئی۔

❁ جریر بن عبدالحمید الضبی (المتوفی:۱۸۸) نے کہا:

"أتيت سماك بن حرب فوجدته يبول قائما فتركته، ولم أسمع منه"

"میں سماک بن حرب کے پاس آیا تو میں نے انہیں کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے انہیں چھوڑ دیا اوران سے کچھ بھی نہیں سنا۔" [الضعفاء الكبير للعقيلي:۱۷۸/۲ واسناده صحيح]۔

عرض ہے کہ ممکن ہے سماک بن حرب کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کررہے ہوں، اس لئے محض اتنی سی بات سے کسی پر تنقید نہیں کی جاسکتی۔کیونکہ اس طرح کی بات تو بعض صحابہ سے بھی ثابت نہیں چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے۔دیکھئے: [موطأ مالك ت عبد الباقي:۱/٦٥ واسناده صحيح]۔

احناف کے امام محمد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل نقل کیا ہے دیکھئے: [موطأ محمد :ص:۳٤۳]۔

بلکہ اللہ کے نبی ﷺ سے بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے۔[بخاري:۱/٥٤، رقم:۲۲٤]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ابوحنیفہ کی طرف منسوب مسند ابی حنیفہ میں بھی منقول ہے، دیکھئے: [جامع المسانید للخوارزمی: ۱/ ۲۵۰]۔

❁ **امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۴۱) نے کہا:**

"مضطرب الحدیث"

"یہ حدیث میں اضطراب کے شکار ہوجاتے ہیں" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۴/ ۲۷۹ واسنادہ صحیح]۔**(۱)**

امام احمد رحمہ اللہ کی اس جرح کا تعلق خاص عکرمہ عن ابن عباس کے طریق سے ہے چنانچہ امام احمد کے دوسرے شاگرد ابوبکر بن ہان الأثرم نے امام احمد رحمہ اللہ کی یہ جرح ان الفاظ میں نقل کی ہے:

"حدیث سماک مضطرب عن عکرمه"

"عکرمہ سے سماک کی روایت مضطرب ہے۔" [النفح الشذی: ص: ۳۲۶ نقله من کتاب الاثرم]۔

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا:

"سمعت أحمد، قال: قال شریک: کانوا یلقنون سماک أحادیثه عن عکرمة، یلقنونه: عن ابن عباس، فیقول: عن ابن عباس"

---

(۱) اس قول کی سند میں امام ابن ابی حاتم کے استاذ "محمد بن حمویہ بن الحسن" ثقہ ہیں۔ امام ابن ابی حاتم نے ان سے روایت بیان کیا ہے اور امام ابن ابی حاتم صرف ثقہ ہی سے روایت بیان کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر ایک راوی کے بارے میں خود انہوں نے کہا:

"کتبت عنه وامسکت عن التحدیث عنه لما تکلم الناس فیه"

"میں نے ان سے لکھا لیکن ان سے روایت بیان کرنے سے رک گیا کیونکہ لوگوں نے ان پر کلام کیا ہے۔" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۲/ ۶۲]۔

اور ایک دوسرے راوی سے متعلق کہا:

"تکلم الناس فیه فترکت التحدث عنه"

"لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا اس لئے میں نے ان سے روایت کرنا ترک کردیا" [حوالہ سابق: ۳/ ۲۲۲]۔

معلوم ہوا کہ غیر ثقہ راوی سے امام ابن ابی حاتم روایت بیان نہیں کرتے تھے جیسا کہ ان کے والد کا بھی یہی معمول تھا اور "محمد بن حمویہ بن الحسن" سے امام ابن ابی حاتم نے تقریباً ڈھائی سو روایات بیان کی ہیں۔ لہٰذا امام ابن ابی حاتم کے نزدیک یہ یقینی طور پر ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے امام احمد سے سنا کہ شریک نے کہا: لوگ سماک کو عکرمہ سے ان کی مرویات کی تلقین کرتے تھے۔لوگ تلقین کرتے ہوئے کہتے تھے: عن ابن عباس. یعنی یہ ابن عباس سے مروی ہے۔تو سماک بھی کہتے :عن ابن عباس. یعنی یہ ابن عباس سے مروی ہے۔[مسائل أحمد لابی داؤد ص:٤٤٠]۔

نیز ''علل''میں یوں صراحت ہے:

''وسماک یرفعها عن عكرمة عن ابن عباس''

''سماک عکرمہ عن ابن عباس کی روایت کو مرفوع بنادیتے ہیں۔''[العلل لأحمد:١/٣٩٥]۔

ثابت ہوا کہ امام احمد رحمہ اللہ کی جرح عكرمه عن ابن عباس. والی سند پر ہے اوراس کے علاوہ دیگر سندوں میں سماک امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔

اس کی مزید تائیداس بات سے ہوتی ہے کہ دیگر محدثین نے بھی اضطراب والی جرح خاص کرعکرمہ والی سند پر ہی کی ہے چنانچہ:

۞ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی:٢٣٤) سے نقل کرتے ہوئے حافظ یقوب نے کہا:

''قلت لابن المديني رواية سماک عن عكرمة فقال مضطربة''

''میں نے امام علی بن المدینی سے پوچھا:عکرمہ سے سماک کی روایت کیسی ہے؟ تو انہوں نے کہا: مضطرب ہے۔''[تهذيب التهذيب لابن حجر:٤/٢٣٣،ونقله من يعقوب بن شيبه وهو صاحب كتاب]۔

۞ حافظ یعقوب بن شیبۃ (المتوفی:٢٦٢) نے کہا:

''وروايته عن عكرمة خاصة مضطربة''

''سماک کی خاص عکرمہ سے روایت مضطرب ہے۔''[تهذيب الكمال :١٢/١٢٠ونقله من يعقوب]۔

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:٨٥٢) نے کہا:

''صدوق وروايته عن عكرمة خاصة مضطربة''

آپ صدوق ہیں اور خاص عکرمہ سے آپ کی روایات مضطرب ہیں۔[تقريب لابن حجر: رقم:٢٦٢٤]۔

۞ بلکہ امام ابن رجب (المتوفی:٧٩٥) نے تو متعدد حفاظ کے اقوال کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

''ومن الحفاظ من ضعف حديثه عن عكرمة خاصة''

اورحفاظ میں سے کچھ لوگوں نے خاص عکرمہ ہی سے سماک کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔[شرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علل الترمذی :۲/۷۹۷]۔

معلوم ہوا کہ امام احمد کی مضطرب والی جرح صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے۔

نیز اس کی زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ امام احمد نے سماک کی حدیث کو ''عبد الملک بن عمیر'' کی حدیث سے بہتر کہا ہے چنانچہ:

امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:۲۴۱) نے کہا:

''سماک بن حرب اصلح حدیثا من عبد الملک بن عمیر''

''سماک بن حرب یہ عبد الملک بن عمیر سے بہتر حدیث والے ہیں۔''[الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:۴/۲۷۹ واسنادہ صحیح]۔

اور ''عبد الملک بن عمیر'' کتب ستہ کے معروف ثقہ راوی ہیں۔[تہذیب الکمال :۱۸/۳۷۰]۔

لہٰذا امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بدرجہ اولیٰ ثقہ ہیں۔

❁ محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی (المتوفی:۲۴۲) نے کہا:

''سماک بن حرب یقولون انه کان یغلط ویختلفون فی حدیثه''

''سماک بن حرب کے بارے میں محدثین کہتے ہیں کہ یہ غلطی کرتے تھے اور محدثین ان کی حدیث میں اختلاف کرتے ہیں۔''[تاریخ بغداد، مطبعة السعادة:۹/۲۱۴ واسناده صحیح]۔

عرض ہے کہ محض غلطی کرنے سے کوئی ضعیف نہیں ہوجاتا ثقہ رواۃ سے بھی غلطی ہوجاتی ہے اس لئے یہ قول مجمل ہے ابن عمار موصلی کا یہ اپنا قول نہیں ہے بلکہ انہوں نے محدثین کی طرف اسے منسوب کیا ہے اور محدثین نے اپنے قول کی تفسیر یہ کی ہے کہ خاص عکرمہ والی سند میں ہی سماک غلطی کرتے تھے۔

❁ امام صالح بن محمد جزرة رحمہ اللہ (المتوفی:۲۹۳) نے کہا:

''وسماک بن حرب یضعف''

''سماک بن حرب کو ضعیف کہا جاتا ہے۔''[تاریخ بغداد، مطبعة السعادة:۹/۲۱۴ واسناده حسن](۱)

---

(۱) اس قول کی سند میں خطیب بغدادی کے استاذ محمد بن علی المقری یہ ''محمد بن محمد بن علی المقری العکبری الجوزرانی'' ہیں۔اور امام ذہبی نے انہیں ''صدوق'' کہا ہے[تاریخ الإسلام ت بشار :۱۰/۳۰۹]لہٰذا اس قول کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ہے کہ یہ بھی مجمل قول ہے۔ اور انہیں ضعیف کہنے والوں کے قول میں یہ تفسیر موجود ہے کہ ان کا ضعف صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۴) نے کہا:

"یخطیء کثیرا"

"یہ بہت زیادہ غلطی کرتے ہیں۔" [الثقات لابن حبان ت العثمانیة: ٤/٣٣٩]۔

عرض ہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سماک کو اپنی کتاب الثقات میں ذکر کرکے ان پر جرح کی ہے، اور بظاہر یہ متعارض بات لگتی ہے کہ اگر یہ ثقہ ہیں تو ان پر جرح کیوں کی گئی؟ اور اگر مجروح ہیں تو انہیں ثقات میں کیوں ذکر کیا گیا؟

ہمارے نزدیک اس اشکال کا حل یہ ہے کہ بعض محدثین جب تضعیف کے ساتھ ساتھ توثیق بھی کرتے ہیں تو ایسے مواقع پر توثیق اصطلاحی مراد نہیں ہوتی بلکہ محض دیانت داری مراد ہوتی ہے۔

یعنی امام ابن حبان رحمہ اللہ نے انہیں دیانت داری کے لحاظ سے ثقہ بتلایا ہے اور ضبط کے لحاظ سے ان پر جرح کی ہے۔

لیکن چونکہ ابن حبان رحمہ اللہ جرح میں متشدد ہیں اس لئے ثابت شدہ صریح توثیق کے مقابلہ میں ان کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

بلکہ خود ابن حبان نے بھی اپنی اس جرح کا اعتبار نہیں کیا ہے اور سماک بن حرب کو ثقہ مان کر اس کی کئی احادیث کو اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں درج کیا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵) نے کہا:

"ولم یرفعه غیر سماک، وسماک سیء الحفظ"

"اسے سماک کے علاوہ کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا اور سماک سیء الحفظ ہے۔" [علل الدارقطني: ١٣/١٨٤]۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی اس جرح کا پس منظر یہ ہے کہ ایک روایت کوئی لوگوں نے موقوفاً بیان کیا ہے اور صرف سماک نے مرفوعاً بیان کیا ہے تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے روایت کو موقوفاً راجح قرار دیا ہے اور سماک کی بیان کردہ مرفوعاً روایت کو مرجوح قرار دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے محض سماک کے سوء حفظ کی وجہ سے ان کی روایت کو ضعیف نہیں کہا ہے بلکہ سماک کی دیگر رواۃ کی مخالفت کی وجہ سے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

نیز یہاں **سيء الحفظ** سے امام دارقطنی کی مراد سماک کا اخیر میں مختلط ہونا ہے جیسا کہ خود آپ ہی نے کہا:

"سِمَاکُ بنُ حربٍ إذا حدَّث عنه شُعبةُ والثَّوريُّ وأبو الأَحوصِ فأحاديثُهم عنه سليمةٌ، وما كان عن شَريكِ ابنِ عبدِاللهِ وحفصِ بن جُمَيْعٍ ونظرائِهم، ففي بعضِها نَكارةٌ"

"سماک بن حرب سے جب شعبہ، سفیان ثوری اور ابوالاحوص روایت کریں تو سماک سے ان کی احادیث (صحیح) وسالم ہیں۔ اور سماک سے جو روایات شریک بن عبداللہ، حفص بن جمیع اور ان جیسے لوگ نقل کریں تو ان میں سے بعض میں نکارت ہے۔" [سؤالات السلمي للدارقطني ت الحميد: ص:۱۸۹]۔(۱)

نیز دیکھئے: [المؤتلف والمختلف للدارقطني: ۳۵/۲] مزید دیکھیں: [إكمال تهذيب الكمال: ۱۱۰/۶]۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ وہ سماک کو علی الاطلاق سیء الحفظ نہیں مانتے ہیں بلکہ خاص سندوں میں ہی انہیں سیئ الحفظ مانتے ہیں۔

اس کی مزید تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ بعض دیگر مقامات پر امام دارقطنی نے سماک بن حرب کی حدیث کو صحیح بھی کہا ہے چنانچہ اپنی مشہور کتاب سنن میں ان کی ایک روایت درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"هذا إسناد حسن صحيح"

"یہ سند حسن اور صحیح ہے۔" [سنن الدارقطني: ۱۷۵/۲]۔

امام عقیلی اور ابن الجوزی نے انہیں ضعفاء والی کتاب میں ذکر کیا ہے لیکن ضعفاء والی کتابوں میں کسی

---

(۱) امام دارقطنی کے شاگرد "أبوعبدالرحمٰن السلمی" ثقہ ہیں بلکہ امام حاکم نے کہا:

"كثير السماع والطلب متقن فيه"

"یہ کثیر السماع اور بہت زیادہ علم حاصل کرنے والے تھے اور ان سب میں یہ متقن تھے۔" [سؤالات السجزی للحاکم: ص:۶۵]۔

بعض لوگوں نے بلاوجہ ان پر جرح کردی ہے جس کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے قدرے تفصیل کے لئے دیکھئے: [سؤالات السلمي للدارقطني بتحقيق مجدي فتحي السيد، مقدمه: ص:۳۲ تا ۳۷]۔ نیز دیکھیں: [التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل: ۵۹۳/۲]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی کا ذکر ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ راوی ضعفاء کے مؤلفین کے نزدیک ضعیف ہے، کیونکہ ضعفاء کے مؤلفین ثقہ رواۃ کا تذکرہ بھی ضعفاء میں یہ بتانے کے لئے کر دیتے ہیں کہ ان پر جرح ہوئی ہے۔ دیکھئے: یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ: ص: ۶۶۹ تا ۶۷۰ نیز دیکھیں: انوار البدر: ص ۱۹۲۔

نیز سماک پر جس نوعیت کی جرح ہوئی ہے اس کی تفصیل پیش کی جاچکی ہے کہ اس پر کی گئی جرح کا تعلق خاص عکرمہ والی سند پر ہے اور یہی اقوال امام عقیلی اور ابن الجوزی نے بھی نقل کئے ہیں۔ لہٰذا ان اقوال میں علی الاطلاق تضعیف کی کوئی بات ہے ہی نہیں۔

تنبیہ بلیغ:-

بعض لوگ ''امام ابوالقاسم'' کے نام اس کی کتاب (قبول الأخبار ومعرفة الرجال: ج ۲ ص ۳۹۰) سے یہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سماک کو ان لوگوں کی فہرست میں ذکر کیا ہے جن پر بدعت اور خواہش پرستی کا الزام ہے۔ عرض ہے:

☆ اولا: اس بات کے لئے جس امام ابوالقاسم کا حوالہ دیا جاتا ہے یہ کوئی اہل سنت کا امام نہیں ہے بلکہ اہل سنت والجماعت سے خارج گمراہ فرقہ معتزلہ کا سردار ہے۔ اور یہ انتہائی بدعقیدہ اور بدفکر شخص ہے۔ تدلیس وتلبیس کی حد ہوگئی کہ ایسے کج عقیدہ وبددماغ اور باطل افکار کے حامل شخص کو امام کا لقب دے کر اہل سنت کے ائمہ کی فہرست میں پیش کیا جاتا ہے اور ظلم علی ظلم یہ کہ اس معتزلی کے حوالہ سے سنی راوی کو بدعتی ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

☆ ثانیا: ابوالقاسم معتزلی کے بارے میں ائمہ اہل سنت نے صراحت کی ہے یہ شخص محدثین سے دشمنی رکھتا ہے اور ان پر زبان درازی کرتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا:

''من كبار المعتزلة وله تصنيف فى الطعن على المحدثين''

''یہ معتزلہ کے اکابرین میں سے ہے اور اس نے محدثین پر طعن وتشنیع کرنے کے لئے کتاب لکھی ہے'' [لسان الميزان ت أبى غدة: ٤/٤٢٩] اب بھلا کسی سنی راوی کے خلاف بدزبان معتزلی کی بات کون سنے گا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ثالثاً: ابوالقاسم معتزلی نے اس ضمن میں مذکور محدثین کے بارے میں خود کہا:

”ولیس قولنا کل من نسبوہ الی البدعۃأوأسقطوۃ أوضعفوہ قولھم،معاذاللہ من ذلک بل کثیرمن اولئک عندنااھل عدالۃ وطھارۃوبروتقوی ...ولکن اتیت بالجمل التی تدل علی المرادوعلیھاالمدار“

”اور ہمارا یہ کہنا نہیں ہے کہ جن کی طرف بھی لوگوں نے بدعت کی نسبت کی ہے یا اسے ساقط وضعیف قرار دیا ہے۔معاذ اللہ ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ ہمارے نزدیک دیانت دار و پاکباز اور نیک اور متقی ہیں... لیکن میں نے وہ الفاظ نقل کئے ہیں جو مراد پر دلالت کرتے ہیں اور جن پر قول کا دارومدار ہوتا ہے“[قبول الأخبار ومعرفة الرجال : ج ١ ص ١٩]۔

اورابوالقاسم معتزلی نے سماک بن حرب سے متعلق کوئی بھی ایسالفظ نقل نہیں کیا ہے جوان کی کسی بدعت پر دلالت کرے۔

☆ رابعا: کسی راوی پر بدعتی کے الزام سے اس کی ثقاہت پر اثر نہیں پڑتا[میزان الاعتدال للذھبی:١/٥]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل اقوال ثابت نہیں ہیں

❁ امام شعبۃ بن الحجاج رحمہ اللہ (المتوفی:۱۶۰) سے منقول ہے:

امام ابن معین ناقل ہیں کہ امام شعبہ نے کہا:

”کان شعبة یضعفه“

”امام شعبہ انہیں ضعیف کہتے تھے۔“[الکامل لابن عدی:۵۴۱/۴]۔

عرض ہے کہ یہ تضعیف ثابت نہیں ہے کیونکہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے امام شعبہ سے اس قول کی سند بیان نہیں کیا ہے لہٰذا امام شعبہ سے اس قول کو نقل کرنے والا نامعلوم ہے۔

اور بالفرض اس کو ثابت مان لیں تو امام شعبہ رحمہ اللہ ہی کے دوسرے قول کی روشنی میں اس سے مراد صرف عکرمہ والی سند میں ان کا ضعیف ہونا ہے جیسا کہ ماقبل میں ذکر کیا گیا دیکھئے: ص۳۔

علاوہ بریں امام شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے روایت کیا ہے (دیکھئے:ص۱۶) جو اس بات کی دلیل ہے کہ سماک امام شعبہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔ کیونکہ امام شعبہ صرف ثقہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب: [یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ، ص:۶۷۶ تا ۶۷۷]

☆ عفان بن مسلم الباہلی رحمہ اللہ (المتوفی بعد:۲۱۹) نے کہا:

”سمعت شعبة، وذکر سماک بن حرب بکلمة لا أحفظها، إلا أنه غمزه“

”میں نے شعبہ سے سنا انہوں نے سماک بن حرب کا ایسی بات سے ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں ہے مگر انہوں نے سماک پر عیب لگایا۔“[الضعفاء الکبیر للعقیلی:۱۷۸/۲ واسنادہ حسن]۔

عرض ہے کہ یہاں بھی عفان نے امام شعبہ کے اصل الفاظ ذکر نہیں کئے ہیں لیکن دوسرے ذرائع سے ثابت ہے کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے صرف عکرمہ والی سند میں سماک پر عیب لگایا ہے جیسا کہ گذشتہ سطور میں نقل کیا گیا دیکھئے: ص۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (المتوفی:۱۸۱) کی طرف منسوب ہے:

"وَقَال زکریا بن عدی ، عن ابن المبارک : سماک ضعیف فی الحدیث"

"زکریا بن عدی نے ابن المبارک سے نقل کیا: سماک حدیث میں ضعیف ہے۔" [تهذیب الکمال : ۱۲/۱۲۰ نقله عن یعقوب]۔ نیز دیکھیں: [التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید :۱۶/۱٤]۔

عرض ہے کہ امام ابن عدی نے یہ قول اسی سند سے یوں نقل کیا ہے:

"حدثنا أحمد بن الحسین الصوفی، حدثنا محمد بن خلف بن عبد الحمید، حدثنا زکریا بن عدی، عن ابن المبارک عن سفیان الثوری قال سماک بن حرب ضعیف"

"یعنی زکریا نے ابن المبارک سے اورانہوں نے سفیان ثوری سے نقل کیا کہ: سماک ضعیف ہے۔" [الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:٤/۱٥٤١ واسناده ضعیف]۔

غور فرمائیں اس سند میں ابن المبارک قائل نہیں بلکہ راوی ہیں اور اصل قول سفیان ثوری سے منقول ہے۔ غالبًا امام یعقوب نے جلد بازی میں ایسا نقل کردیا ہے اور سفیان ثوری کا قول ابن المبارک کی طرف منسوب کردیا۔ واللہ اعلم نیز دیکھیں: [تنقیح التحقیق لابن عبد الهادی بتحقیق سامی: ۱/٤٨ حاشیہ نمبر:٥]۔

بالفرض ابن المبارک سے یہ قول ثابت بھی مان لیں تو بھی حافظ یعقوب نے اسے اخیر میں اختلاط کی جرح پر محمول کیا ہے۔

۞ ابن خراش رافضی (المتوفی:۲۸۳) سے منقول ہے:

"سماک بن حرب الذهلی فی حدیثه لین"

"سماک بن حرب ذہلی کی حدیث میں کمزوری ہے۔" [تاریخ بغداد، مطبعة السعادة:۹/۲۱٤ واسناده ضعیف]۔

عرض ہے کہ ابن خراش سے یہ قول ثابت ہی نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں موجود "محمد بن محمد بن داؤد الکرجی" مجہول ہے۔

نیز ابن خراش کے قول کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ یہ خود مجروح ورافضی ہے دیکھئے: انوار البدر: ص۲۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاط کی جرح

بعض محدثین نے ان پر ایسی جرح کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخر میں اختلاط کے شکار ہوگئے تھے۔

❁ امام بزار رحمہ اللہ (المتوفی:۲۹۲) نے کہا:

”کان رجلا مشهورا لا أعلم أحدا ترکه و کان قد تغیر قبل موته“

”آپ مشہور شخص تھے، میں کسی کو نہیں جانتا جس نے انہیں چھوڑا ہو اور یہ اپنی موت سے قبل تغیر حفظ کے شکار ہو گئے تھے۔“[تهذيب التهذيب لابن حجر:٤/٢٣٤ نقله من مسندالبزار بقوله:قال البزار في مسنده]۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:۸۵۲) نے کہا:

”وقد تغیر بأخرة“

”یہ آخر میں تغیر حفظ کے شکار ہو گئے تھے۔“[تقريب التهذيب لابن حجر:رقم:٢٦٢٤]۔

لیکن دیگر محدثین نے یہ بھی صراحت کردی ہے کہ ان کے قدیم تلامذہ نے ان سے جو روایت لی ہیں وہ صحیح ہیں اور امام شعبہ اور امام سفیان ثوری رحمہما اللہ نے ان سے اختلاط سے پہلے روایت کیا ہے چنانچہ:

✧ حافظ یعقوب بن شیبۃ (المتوفی:۲۶۲) نے کہا:

”ومن سمع من سماک قدیما مثل شعبة وسفیان فحدیثهم عنه صحیح مستقیم، والذی قاله ابن المبارک إنما یری أنه فیمن سمع منه بأخرة“

”جن لوگوں نے سماک سے شروع میں سنا ہے جیسے شعبہ اور سفیان ثوری تو ان کی سماک سے احادیث صحیح اور درست ہیں۔ اور ابن المبارک نے جو تضعیف کی بات کہی ہے اس کا تعلق ان کی ان روایات سے ہے جو ان سے اخیر میں سنی گئی ہیں۔“[تهذيب الكمال للمزي:١٢٠/١٢ و نقله من يعقوب وهو صاحب كتاب]۔

یاد رہے کہ ابن المبارک نے سماک کی تضعیف کی ہی نہیں، جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے۔ دیکھئے: ص۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵) نے کہا:

”سماک بن حرب إذا حدث عنه شعبة والثوری وأبو الأحوص ، فأحاديثهم عنه سليمة ، وما كان عن شريک بن عبد الله وحفص بن جميع ونظرائهم ، ففی بعضها نكارة“

”سماک بن حرب سے جب شعبہ، سفیان ثوری اور ابوالاحوص روایت کریں تو سماک سے ان کی احادیث سلامت (صحیح) ہیں۔اور سماک سے جو روایات شریک بن عبداللہ، حفص بن جمیع اور ان جیسے لوگ نقل کریں تو ان میں سے بعض میں نکارت ہے۔“[سؤالات السلمی للدارقطنی ت الحمید : ص:۱۸۹]۔دیکھئے:ص ۱۲۸ نیز دیکھئے: [المؤتلف والمختلف للدارقطنی:۳۵/۲]۔مزید دیکھیں: [إكمال تهذيب الكمال :۱۱۰/۶]۔

معلوم ہوا کہ سماک بن حرب سے سفیان ثوری وغیرہ کی روایات ان کے اختلاط سے قبل کی ہیں اور سماک سے سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث سفیان ثوری ہی نے نقل کی ہے لہٰذا اس حدیث میں سماک پر اختلاط کی جرح کی کوئی گنجائش نہیں۔

مؤثقین کے اقوال

(پینتیس (۳۵) محدثین سے سماک بن حرب کی توثیق)

سماک بن حرب سے متعلق جرح کے اقوال پر تبصرے کے بعد اب ذیل میں پینتیس (۳۵) محدثین سے سماک بن حرب کی توثیق پیش خدمت ہے۔

(۱) امام شعبۃ بن الحجاج رحمہ اللہ (المتوفی:۱۶۰)

امام شعبہ رحمہ اللہ نے ان سے روایت لی ہے۔دیکھئے:[صحیح مسلم :ح:۲۳۴٤]۔

اور امام شعبہ رحمہ اللہ صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے:[یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ:ص:۶۷۶ تا ۶۷۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی:۱۶۱)

آپ نے کہا:

"ما یسقط لسماک بن حرب حدیث"

"سماک بن حرب کی کوئی حدیث ساقط نہیں" [تاریخ بغداد، مطبعة السعادة:۹/۲۱٤ واسناده صحیح]۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسی طرح کی بات سماک بن الفضل کے بارے میں بھی کہی ہے اور اس کی تشریح کرتے ہوئے امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی لصحة حدیثه"

"یعنی ان کی حدیث کے صحیح ہونے کی وجہ سے" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:٤/۲۸۰]۔

معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بن حرب صحیح الحدیث یعنی ثقہ ہیں۔

یاد رہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ بات دونوں سماک کے بارے میں کہی ہے بعض اہل علم کا سماک بن حرب کے بارے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی اس بات کا اس وجہ سے انکار کرنا کہ سفیان ثوری نے سماک بن حرب کی تضعیف کی ہے غلط ہے۔ کیونکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تضعیف کا تعلق خاص عکرمہ والی سند سے ہے۔

(۳) امام ابن معین رحمہ اللہ (المتوفی:۲۳۳)

آپ نے کہا

"ثقة"

"یہ ثقہ ہیں۔" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:٤/۲۷۹ واسناده صحیح]۔

(٤) امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:۲٤۱)

آپ نے کہا:

"سماک بن حرب اصلح حدیثا من عبد الملک بن عمیر"

"سماک بن حرب یہ عبد الملک بن عمیر سے بہتر حدیث والے تھے۔" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:٤/۲۷۹ واسناده صحیح]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ''عبدالملک بن عمیر'' کتب ستہ کے معروف ثقہ راوی ہیں۔[تهذيب الكمال :۳۷۰/۱۸]۔

لہٰذا امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بدرجہ اولیٰ ثقہ ہیں۔

(۵) امام بخاری رحمہ اللہ (المتوفی:۲۵۶)

آپ نے ان سے استشہاداً روایت لی ہے دیکھئے:[صحيح بخاری :ح:۶۷۲۲]۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ جس سے استشہاداً روایت لیں وہ عام طور سے ثقہ ہوتا ہے۔

محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۰۷) کہتے ہیں:

''بل استشهد به في مواضع ليبين انه ثقه''

''امام بخاری رحمہ اللہ نے ان (حماد بن سلمہ) سے صحیح بخاری میں کئی مقامات پر استشہاداً روایت کیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ یہ ثقہ ہیں۔''[شروط الأئمة الستة:۱۸]۔

(۶) امام مسلم رحمہ اللہ (المتوفی:۲۶۱)

امام مسلم نے صحیح مسلم میں ان سے کئی احادیث لی ہیں۔مثلاً دیکھئے: حدیث نمبر:۱۳۹ وغیرہ

امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''قد احتج مسلم في المسند الصحيح بحديث سماك بن حرب''

''امام مسلم نے اپنی صحیح میں سماک بن حرب کی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔''[المستدرك على الصحيحين للحاكم:۱۶۴/۱]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''قد احتج به مسلم''

''امام مسلم نے ان سے احتجاج کیا ہے۔''[تلخيص الحبير:۱۴/۱]۔

(۷) امام عجلی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۶۱)

آپ نے کہا:

''سماک بن حرب البکری کوفی، جائز الحدیث''

''سماک بن حرب البکری کوفی، یہ جائز الحدیث ہیں۔''[تاريخ الثقات للعجلي:ص:۲۰۷]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) حافظ یعقوب بن شیبۃ (المتوفی:۲۶۲)

آپ نے کہا:

”ومن سمع من سماک قدیما مثل شعبة وسفیان فحدیثهم عنه صحیح مستقیم“

”جن لوگوں نے سماک سے شروع میں سنا ہے جیسے شعبہ اور سفیان ثوری تو ان کی سماک سے احادیث صحیح اور درست ہیں۔“ [تهذيب الكمال للمزی:۱۲۰/۱۲ونقله من يعقوب وهو صاحب كتاب]۔

(۹) امام أبوحاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۷۷)

آپ نے کہا:

”صدوق ثقة“

”یہ صدوق اور ثقہ ہیں۔“ [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:۲۷۹/۴]۔

(۱۰) امام ترمذی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۷۹)

آپ نے سماک کی بہت ساری احادیث کو صحیح کہا ہے مثلاً دیکھئے:[سنن ترمذی :ح:۶۵]۔

(۱۱) امام ابن الجارود رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۷)

آپ نے ”المنتقی“ میں کئی مقامات پر ان سے روایت لی ہے مثلاً دیکھئے: [المنتقى لابن الجارود (صحیح ابن الجارود) ص:۱۹،رقم:۲۵]۔

(۱۲) امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (المتوفی:۳۱۰)

آپ نے سماک کی ایک روایت کے بارے میں کہا:

”وهذا خبر عندنا صحيح سنده“

”اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے۔“ [تهذيب الآثار للطبری: مسند عمر:۶۹۳/۲]۔

(۱۳) امام ابن خزیمۃ رحمہ اللہ (المتوفی:۳۱۱)

آپ نے اپنی ”صحیح“ میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے مثلاً دیکھئے:[صحیح ابن خزیمة: ۸/۱،رقم:۸]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) أبو علی ابن منصور الطّوسی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۱۲)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

''حَدِيثٌ حَسَنٌ''

''یہ حدیث حسن ہے۔'' [مستخرج الطوسی علی جامع الترمذی :۱۷٦/۲]۔

(۱۵) امام أبو عوانۃ الاِسفرائینی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۱٦)

آپ نے اپنی مستخرج أبي عوانۃ میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے مثلاً دیکھئے:[مستخرج أبي عوانة :۳۰۵/۱،رقم:۱۰۷۸]۔

یاد رہے اس کتاب کی احادیث کو آپ نے صحیح کہا ہے۔

(۱٦) حافظ أحمد بن سعید بن حزم الصدفی المعروف بالمنتجالی (المتوفی:۳۵۰)

آپ نے کہا:

''تابعي ثقة لم يترك أحاديثه أحد''

''یہ ثقہ تابعی ہیں ان کی احادیث کو کسی نے بھی ترک نہیں کیا ہے۔'' [إكمال تهذيب الكمال:۱۱۰/٦، مغلطای ینقل من کتاب ''التعدیل و التجریح''للمنتجالی]۔

(۱۷) امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:۳۵۴)

آپ نے اپنی ''صحیح'' میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے مثلاً دیکھئے:[صحيح ابن حبان:۲۳۲/٤،رقم: ۱۳۹۰]۔

(۱۸) امام ابن عدی رحمہ اللہ (المتوفی:۳٦۵) نے کہا:

آپ نے کہا:

''لسماك حديث كثير مستقيم إن شاء الله كله وقد حدث عنه الأئمة، وهو من كبار تابعي الكوفيين وأحاديثه حسان عمن روى عنه، وهو صدوق لا بأس به''

''سماک کی بہت ساری احادیث ہیں جو ان شاء اللہ درست ہیں، ان سے ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ کوفہ کے کبار تابعین میں سے ہیں، اور ان کی لوگوں سے روایات حسن ہیں، اور یہ صدوق ہیں ان میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔'' [الكامل لابن عدى:۵٤۳/٤]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹) امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵)

آپ نے سماک بن حرب کی سند سے ایک حدیث روایت کر کے کہا:

"هذا إسناد حسن صحيح"

"یہ سند حسن اور صحیح ہے۔" [سنن الدارقطني:۱۷۵/۲]۔

(۲۰) امام ابن شاہین رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵)

آپ نے سماک کو ثقات میں ذکر کرتے ہوئے ابن معین سے نقل کیا:

"قال سماك بن حرب ثقة"

"یعنی ابن معین نے کہا: سماک ثقہ ہیں۔" [الثقات لابن ابن شاهين: ص:۱۰۷]۔

(۲۱) امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۰۵)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث صحيح الإسناد"

"یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔" [المستدرك على الصحيحين للحاكم:۵۰۸/۲]۔

(۲۲) امام أبونعیم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۳۰)

آپ نے صحیح احادیث پر مشتمل اپنی کتاب المستخرج میں کئی مقامات پر ان سے حجت پکڑی ہے مثلاً دیکھئے: [المسند المستخرج على صحيح مسلم لأبى نعيم:۵۸/۲، رقم:۹۷۱]۔

(۲۳) امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ (المتوفی:۴۶۳)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"حديث صحيح"

"یہ حدیث صحیح ہے۔" [التمهيد لما فى الموطأ من المعانى والأسانيد: ۱۳۸/۸]۔

(۲۴) محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۰۷)

"سماك صدوق"

"سماک یہ صدوق ہیں۔" [ذخيرة الحفاظ لابن القيسراني:۶۶۹/۲]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵) امام أبو محمد البغوی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۱۶)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث حسن"

"یہ حدیث حسن ہے۔" [شرح السنة للبغوی:۳۱/۳]۔

(۲٦) ابن السید البطلیوی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۲۱)

"كان إماما عالما ثقة فيما ينقله"

"آپ امام، عالم، اور اپنی نقل کردہ باتوں میں ثقہ تھے۔" [إكمال تهذيب الكمال :۱۰۹/٦ بحواله شرح الكامل للمبرد للبطليوى]۔

(۲۷) امام جورقانی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۴۳)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث صحيح"

"یہ حدیث صحیح ہے۔" [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير :۲٤۱/۱]۔

(۲۸) امام ابن خلفون رحمہ اللہ (المتوفی:٦۳٦)

آپ نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے: [إكمال تهذيب الكمال :۱۰۹/٦ نقلا عن كتابه]۔

(۲۹) از امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:٦۴۳)

امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:٦۴۳) نے بھی الأحادیث المختارۃ میں ان کی روایت لی، دیکھئے:

[المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخارى ومسلم فى صحيحيهما: ۱۰۷/۸، رقم:۱۱۹ وقال المحقق اسناده صحيح]۔

(۳۰) امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی:٦۷٦)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"فلا أقل من أن يكون حسنا وسماك بن حرب رجل صالح"

"یہ حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہے اور سماک بن حرب صالح شخص ہیں۔" [المجموع:۱۱۱/۱۰]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱) امام ابن سید الناس رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۳۴)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"والحديث صحيح"

"اور یہ حدیث صحیح ہے۔" [النفح الشذی لابن سیدالناس: ج:۱ ص:۳۱۹ بتحقیق احمدمعبد]۔

(۳۲) امام ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۴۴)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"وهو حديث صحيح كما قال الترمذي. وسماك بن حرب: وثقه يحيى بن معين وأبو حاتم الرازي وغيرهما، وروى له مسلم في "صحيحه" الكثير"

"یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے اور سماک بن حرب کو ابن معین، ابوحاتم وغیرہما نے ثقہ کہا ہے اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں سماک کی روایات لی ہیں۔" [تنقيح التحقيق لابن عبد الهادي:۳/۲۰۵]۔

(۳۳) امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۴۸)

آپ نے سماک کی روایت سے متعلق امام حاکم کی تصحیح کی موافقت کرتے ہوئے کہا:

"صحيح"

یہ حدیث صحیح ہے۔[المستدرك للحاكم مع تعليق الذهبي:۲/۵۰۸]۔

نیز کہا:

"الحافظ، الإمام الكبير"

"آپ حافظ اور بہت بڑے امام ہیں۔" [سير أعلام النبلاء للذهبي:۵/۲۴۵]۔

(۳۴) امام ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۰۷)

آپ نے سماک بن حرب کو ثقہ کہا ہے دیکھئے: [مجمع الزوائد للهيثمي:۷/۳۹۲ بقوله بقية رجاله ثقات وسماك منهم]۔

نیز آپ نے سماک بن حرب کی ایک روایت کے بارے میں کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''وإسناده حسن''

''اس کی سند حسن ہے۔'' [مجمع الزوائدللهيثمی:٤١/٢]۔

(۳۵) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:۸۵۲)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

''هذا إسناد متصل صحيح''

اس کی سند متصل اور صحیح ہے۔[فتح الباری لابن حجر :٦٩٤/٨]۔

یاد رہے کہ حافظ ابن حجر نے تقریب میں جو کچھ کہا ہے اس کا تعلق عکرمہ والی سند یا اختلاط سے ہے۔

یہ کل پینتیس (۳۵) محدثین ہیں جن کے نزدیک سماک بن حرب ثقہ ہیں۔